اسلام

مکمل

اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق، مستند
اور نہایت جامع و پاکیزہ حالات اور بہترین معلومات پر مشتمل
مکمّل ترین کتاب

تالیف

مولانا محمد عاشق آلٰہی میرٹھیؒ

ناشر

کتب خانہ امدادیہ دیوبند

یو۔پی انڈیا

وبدراہی کی اندھیری وتاریک گھنگور گھٹا تھی جو اُن پر اُمڈی ہوئی تھی جس نے اخوت وہمدردی یکدم چھین لی اور حمیت وانسانیت قلوب سے بالکل نکال لی تھی اُس وقت حق تعالیٰ نے اپنے مقدس گھر کو اس گندگی ونجاست سے پھر صاف کرنا چاہا اور سید اولاد آدم سرورِ عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہادی وراہبر بنا کر بھیجا چنانچہ آپ تشریف لائے اور ظاہر فرمایا کہ ہمیشہ بدعتوں کی ترویج اور ناجائز امور کے پسندیدہ ہونے کے ایسے ہی وسائل ہوتے ہیں۔

چالیس برس بعد جب کلام مجید نازل ہونے لگا تو اُن کی اصلاح ہوئی اور شریعتِ محمدیہ نے اللہ کا سیدھا راستہ دکھا کر ان کج رفتاریوں سے لوگوں کو بچایا چنانچہ قرآن شریف کی بہتری آیتوں میں صراحةً ان مخترعہ رسوم کی اصلاح مذکور اور ہر قسم کی درستی وہدایت کا طریق مسطور ہے۔

باب دہم

حضرت کی ولادت اور عبدالمطلب کی کفالت

فخرِ عالم سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام الفیل میں ہبوطِ آدم علیہ السلام سے چھ ہزار ایک سو تیرہ برس بعد بارھویں ربیع الاول ۴۲ سنہ کسروی مطابق ۲۹ اگست ۵۷۰ء کو دوشنبہ کے دن بوقت صبح پیدا ہوئے۔

آپ بطن مادر ہی میں تھے کہ آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کے والد خواجہ عبداللہ کو بغرض تجارت مُلک شام کی جانب روانہ کیا لیکن افسوس خواجہ عبداللہ نے پچیس[۲۵] برس اور کئی مہینے کی عین شباب خیز عُمر میں مدینہ پہنچکر انتقال کیا اور اُس احاطہ میں مدفون ہوئے جہاں آپ کی ننہیال کے لوگ مدفون تھے۔

آپ کی والدہ آمنہ خاتون کو آپ کے حمل کی تکلیف مطلق نہ ہوئی اور چھ مہینے تک یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ آمنہ حاملہ ہے۔ حالتِ حمل میں وہ وہ عجائبات نظر آئے جس سے حیرت ہوتی تھی چلتی تھیں تو قدموں کے نیچے سخت پتھر نرم ہو جاتے تھے نورانی ابر دھوپ کے وقت سر پر سایہ کرتے اور کنوے سے پانی لیتے وقت پانی خود بخود اُبل کر منہ کے کنارے آ لگتا تھا۔

آپ فرماتی ہیں کہ جب وضع حمل کا وقت قریب پہنچا اور مجھ کو خواب میں کسی کہنے والے نے اس کی اطلاع دی کہ "اے آمنہ تم کو مبارک ہو تم خیر الانبیاء کے وجود باجود کی حاملہ ہو" اس وقت مجھکو معلوم ہوا کہ مرنے والے شوہر خواجہ عبداللہ کی نشانی وجود کا خلعت پہننے والی ہے۔ غرض پورے نو مہینے گذرنے پر دردِ زہ محسوس ہوا تو میں دیکھتی تھی کہ ستارے آسمان سے جھکے آتے ہیں اور اندیشہ ہے

ڈبکیاں لینے والے جنگی جہاز کو کمر پر لادلیا کہ طوفانی موجوں کے تھپیڑوں سے غرق نہ ہوجائے۔ امۃ محمدیہ اس احسان صدیقی کو عمر بھر نہیں بھول سکتی۔ اور درحقیقت یہ طاقت تھی روحانیت محمدیہ کی جس نے ابوبکر کی ذات کو اپنا جامہ اور قالب بنا کر اپنے لگائے ہوئے باغ کی حفاظت کا مشکل کام انجام دیا ورنہ وہ ابوبکر جن کو حضرتؐ کی جگہ پر کھڑے ہوکر نماز پڑھانے کی طاقت نہ تھی اس زمین کو ہلادینے والے سانحہ کی خود ہی برداشت نہ کرسکتے تھے بھلا دوسروں کو تو کیا تھامتے۔

اگر ماہ محرم سے سال شروع ہو جیسا کہ سہولت کی غرض سے آئندہ ہجری سنہ کا حساب مقرر کیا گیا تو ۱۱ھ میں ورنہ ۱۰ھ ہجری کے آخری دن ۱۲ ربیع الاول بیوم دوشنبہ چاشت کے وقت پورے ترسٹھ سال کی عمر میں کل تیرہ دن بیمار رہ کر حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی چنانچہ حضرت عائشہ ان تینوں باتوں پر فخر کیا کرتی تھیں کہ مسواک کی بدولت آخر وقت میں حق تعالیٰ نے میرے لعاب اور حضرت کے لعاب مبارک کو جمع کیا۔ حضرتؐ کا میرے سینہ پر انتقال ہوا اور میری باری کے اس دن وفات ہوئی جو بیبیوں میں باری قائم رکھنے کے حساب سے بھی میرے ہی حصہ میں آتا تھا۔

رسولِ خدا بالائے عرش و زیر زمین تشریف لے گئے۔ جبریل امین کی زمین پر آمد بند ہوگئی وحی آسمانی کا سلسلہ ختم ہوا اور وہ انوار و تجلیات جن کی جھڑی موسلادھار مینھ بن کر ہر وقت لگی رہتی تھی ختم ہوگئی سچ ہے خدائے واحد کی ذات کے سوا کسی کو بقا نہیں اور موت کا ناطق حکم تمام مخلوق کے لئے ایسا عام ہے کہ کسی سے ٹلنے والا نہیں۔ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

باب ۷۷

تدفین و خاتمہ

حضرت ابوبکر کے وعظ سے جب صحابہ کی حالتیں سنبھلیں تو اسلام کی آئندہ حفاظت کا فکر لاحق ہوا عرب کے تمدن پر اگر نظر کی جائے کہ چند ساربان کوئی مختصر سا سفر بھی کریں گے تو اپنے مجمع میں سے کسی ایک شخص کو امیر قافلہ ضرور بنالیں گے۔ یہ بات طرز معیشت سے ثابت ہوتی ہے کہ دنیا کے ذرا سے کام میں بھی اختلاف رائے سے بچنے کے لئے سردار کی حاجت ہے چہ جائیکہ دین اور دین کا بھی وہ نازک وقت جس نے سردار دین و دنیا کے وصال سے دنیا کو دفعۃً نظروں میں تاریک بنا دیا تھا خصوصاً جبکہ خود سرور عالم کے غسل و کفن اور دفن کے متعلق طرز و طریقہ بھی مخفی تھا کہ نہ کسی نے حضرتؐ سے بحالتِ حیات اس کو پوچھا تھا اور نہ ان کی محبت اس سوال کی جرأت بلکہ خیال دلا سکتی تھی اس لئے لازمی تھا کہ سب سے پہلے مذہب اسلام